چاند رات کی نماز

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی رات عبادت کے ساتھ خاص کرنا ثابت نہیں، بلکہ بدعت ہے۔اس کے جواز پر لائے جانے والے دلائل کا تحقیقی جائزہ پیش خدمت ہے:

دلیل نمبر:①

(ا) سیدنا ابواُمامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ قَامَ لَيْلَتَيِ الْعِيْدَيْنِ مُحْتَسِبًا لِلّٰهِ لَمْ يَمُتْ قَلْبُهٗ يَوْمَ تَمُوتُ الْقُلُوبُ .

''جس نے ثواب کی اُمید سے عیدین کی راتوں میں قیام کیا اس کا دل اس (وحشت والے) دن زندہ رہے گا، جس دن لوگوں کے دل (قیامت کی ہولناکیوں کی وجہ سے) مردہ ہو جائیں گے۔''

(سنن ابن ماجة : ١٧٨٢)

تبصرہ:

سند سخت ''ضعیف'' ہے۔

① محمد بن المصفیٰ بن بہول حمصی ''مدلس'' ہے، سماع کی تصریح ثابت نہیں۔

② بقیہ بن ولید «ثِقَةٌ عِنْدَ الْجُمْهُوْرِ» تدلیس تسویہ کا مرتکب ہے، سماع بالمسلسل درکار ہے۔

(ب) مِنْ طَرِيْقِ عُمَرَ بْنِ هَارُوْنَ الْبَلْخِيِّ عَنْ ثَوْرِ بْنِ

يَزِيْدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ ..... .

(التّرغيب والتّرهيب لأبي القاسم الأصبهاني : ٢٤٨/١، ح : ٣٧٤)

تبصرہ:

سند سخت ''ضعیف'' ہے۔

① عمر بن ہارون بلخی کو امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ (الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم:٦/ ١٤١؛ وسندہ صحیح) نے ''کذاب''، امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ (الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم:٦/ ١٤١) نے ''ضعیف الحدیث''، امام نسائی رحمہ اللہ (الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی:٥/ ٣٠) نے ''متروک الحدیث'' اور امام دارقطنی رحمہ اللہ (الضعفاء والمتروکین:٣٦٨) نے ''ضعیف'' کہا ہے۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں: ''متروک'' ہے۔

(تقريب التّهذيب : ٤٩٧٩)

حافظ منذری رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

ضَعَّفَهُ الْجُمْهُوْرُ .

''جمہور نے ضعیف کہا ہے۔''

(التّرغيب والتّرهيب : ٤٩٤/٤)

حافظ ہیثمی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

وَقَدْ ضَعَّفَهُ أَكْثَرُ النَّاسِ .

''اکثر محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے۔''

(مجمع الزّوائد : ٢٧٣/١)

(ج) عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ : قَالَ ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَبِی الدَّرْدَاءِ بِهٖ مَوْقُوْفًا ....

(الأمّ للشّافعي : ٤٨٥/٢، الرقم : ٤٩١، السّنن الكبرىٰ للبيهقي : ٣١٩/٣، شعب الإيمان للبيهقي : ٣٠٨/٧، ح : ٣٤٣٨)

تبصرہ:

سند سخت ضعیف ہے۔

① ابراہیم بن محمد بن ابی یحییٰ اسلمی ابو اسحاق مدنی کے بارے میں حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هُوَ مَتْرُوْكٌ عِنْدَ الْجُمْهُوْرِ .

''جمہور کے نزدیک متروک ہے۔''

(دیوان الضّعفاء، ص١٣)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ضَعَّفَهُ الْجُمْهُوْرُ .

''جمہور نے ضعیف کہا ہے۔''

(طبقات المدلسين، ص٥٢)

نیز کہا:

أَكْثَرُ أَهْلِ الْحَدِيْثِ عَلٰی تَضْعِيْفِ (إِبْرَاهِيْمَ) بْنِ أَبِیْ يَحْيیٰ .

''اکثر محدثین ابراہیم بن ابی یحییٰ کو ضعیف کہتے ہیں۔''

(التّلخيص الحبير : ٢٢/١)

علامہ عینی حنفی کہتے ہیں:

ضَعَّفَهُ الْجُمْهُوْرُ.

''جمہور نے ضعیف کہا ہے۔''

(عمدة القاري: ٨٢/١١)

② خالد بن معدان کا سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے۔

حافظ نووی رحمہ اللہ نے اس روایت کو ''ضعیف'' کہا ہے۔

(خلاصة الأحكام: ٨٤٧/٢)

دلیل نمبر: ②

سیدنا کردوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ أَحْيَا لَيْلَتَيِ الْعِيدِ وَلَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ، لَمْ يَمُتْ قَلْبُهُ يَوْمَ تَمُوتُ الْقُلُوبُ.

''جس نے عیدالفطر، عیدالاضحیٰ اور پندرہ شعبان کی راتوں میں عبادت کی، اس کا دل اس (وحشت والے) دن مردہ نہیں ہو گا، جس دن (قیامت کی ہولناکیوں کی وجہ سے) دل مردہ ہو جائیں گے۔''

(المعجم لابن الأعرابي: ١٠٤٧/٣، ح: ٢٢٥٢، معرفة الصّحابة لأبي نعيم الأصبهاني: ٢٤١٤/٥، ح: ٥٩٠٨، العِلَل المتناهية لابن الجوزي: ٧١/٢-٧٢، ح: ٩٢٤)

تبصرہ:

سند سخت ''ضعیف'' ہے۔

① عیسیٰ بن ابراہیم بن طہمان قرشی کو امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ (تاريخ يحيى

بن معين برواية الدّوری : ٤٦٢/٢) نے «لَيْسَ بِشَيْءٍ» **امام بخاری** رحمہ اللہ (التّاريخ الكبير : ٤٠٧/٦) **اور امام نسائی** رحمہ اللہ (الضّعفاء والمتروکون : ٤٤٨) نے ««مُنْكَرُ الْحَدِيثِ»» کہا ہے۔

امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ **نے ''متروک الحدیث'' کہا ہے۔**

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : ٢٧٢/٦)

② **سلمہ بن سلیمان جزری کے بارے میں امام ابن عدی** رحمہ اللہ **فرماتے ہیں:**

وَلَيْسَ هُوَ بِذٰلِكَ الْمَعْرُوْفِ إِنَّمَا يُحَدِّثُ عَنْهُ عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، وَابْنُ أَبِي الْعَوَّامِ الرَّيَاحِيُّ وَبَعْضُ مَا يَرْوِيهِ لَا يُتَابِعُهُ عَلَيْهِ أَحَدٌ .

''روایت میں معروف نہیں، اس سے علی بن حرب اور ابن ابی العوام ریاحی روایت کرتے ہیں، اس کی بعض روایات پر کسی نے متابعت نہیں کی۔''

(الكامل في ضعفاء الرّجال : ٣٦٤/٤ـ٣٦٥، طبع دار الكتب العلميّة)

نوٹ:

الکامل طبع دار الفکر کے نسخہ سے اس کے حالات زندگی گر گئے ہیں۔

③ **مروان بن سالم غفاری ابوعبداللہ جزری ''متروک'' ہے۔**

④ **ابن کردوس کا کوئی اتہ پتہ نہیں۔**

حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ **فرماتے ہیں:**

هٰذَا حَدِيْثٌ لا يَصِحُّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْهِ آفَاتٌ .

''یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں اور اس میں بڑی مصیبتیں ہیں۔''

(العِلَل المُتَنَاهِيَة : ۷۲/۲)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا حَدِيْثٌ مُّنْكَرٌ مُرْسَلٌ .

''منکر اور مرسل ہے۔''

(میزان الاعتدال : ۳۰۸/۳)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فِي إِسْنَادِهٖ مَرْوَانُ بْنُ سَالِمٍ وَهُوَ تَالِفٌ .

''اس کی سند میں مروان بن سالم ہے، جو کہ تالف (سخت ضعیف) ہے۔''

(التّلخيص الحبير : ۱۶۱/۲)

دلیل نمبر:③

(ا) سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ صَلّٰى لَيْلَةَ الْفِطْرِ وَالْأَضْحٰى، لَمْ يَمُتْ قَلْبُهٗ يَوْمَ تَمُوتُ الْقُلُوبُ .

''جس نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی رات نماز پڑھی، اس کا دل اس (وحشت والے) دن زندہ رہے گا، جس دن لوگوں کے دل (قیامت کی ہولناکیوں کی وجہ سے) مردہ ہو جائیں گے۔''

(المعجم الكبير للطّبراني كما في التّرغيب والتّرهيب للمنذري : ۱۵۲/۲، المعجم الاوسط للطّبراني : ۵۷/۱، ح : ۱۵۹)

تبصرہ:

سند ضعیف ہے۔

عمر بن ہارون بلخی ''متروک'' ہے۔

(ب) مِنْ طَرِيْقِ بِشْرِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ .... .

(الحسن بن سفيان كما في التّلخيص الحبير لابن حجر : ٢/١٦٠ـ١٦١)

تبصرہ:

سند ضعیف ہے۔

بشر بن رافع حارثی کو امام احمد بن حنبل، امام بخاری، امام ابوحاتم رازی، امام نسائی اور امام دارقطنی رحمہم اللہ نے ''ضعیف'' کہا ہے۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ضَعِيْفُ الْحَدِيْثِ .

''ضعیف الحدیث۔''

(تقريب التّهذيب : ٦٨٥)

دلیل نمبر: ④

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ أَحْيَا اللَّيَالِيَ الْأَرْبَعَ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ لَيْلَةَ التَّرْوِيَةِ وَلَيْلَةَ عَرَفَةَ وَلَيْلَةَ النَّحْرِ وَلَيْلَةَ الْفِطْرِ .

”جو ترویہ، عرفہ، عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر کی چار راتوں میں عبادت کرتا ہے، اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔“

(تاريخ دِمَشق لابن عساكر : ٩٢/٤٣-٩٣، التّرغيب والتّرهيب لأبي القاسم الأصبهاني : ٢٤٨/١، ح : ٣٧٤)

تبصرہ:

سند سخت ضعیف ہے۔

① عبدالرحمٰن بن زید عمی بصری ”کذاب“ اور ”متروک“ ہے۔

② زید بن حواری عمی ”ضعیف“ ہے۔

(تقريب التّهذيب لابن حجر : ٢١٣١)

③ وہب بن منبہ رحمہ اللہ اور سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے درمیان انقطاع ہے۔

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں فوت ہوئے اور وہب بن منبہ رحمہ اللہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں پیدا ہوئے۔ اس روایت میں ایک اور بھی خرابی ہے۔ حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا حَدْيْثٌ لَّا يَصِحُّ .

”یہ حدیث ثابت نہیں۔“

(العِلَل المتناهية : ٧٨/٢)

دلیل نمبر: ⑤

سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَامِنْ عَبْدٍ يُّصَلِّي لَيْلَةَ الْعِيْدِ سِتَّ رَكْعَاتٍ اِلَّا شَفَعَ فِي أَهْلِ

بَيْتِهٖ كُلِّهِمْ قَدْ أَوْجَبَتْ لَهُ النَّارُ .

''جو بھی عید کی رات چھ رکعت نماز ادا کرتا ہے، وہ اپنے ان گھر والوں کی سفارش کرے گا، جن پر جہنم واجب ہو چکی ہوگی۔''

(ذيل اللآلي المصنوعة للسّيوطي، ص١١٣)

تبصرہ:

جھوٹی سند ہے۔

اسماعیل بن ابی زیاد ابوالحسن سکونی کے بارے میں امام ابوزرعہ رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يَرْوِي أَحَادِيْثَ مُفْتَعِلَةً .

''بناوٹی روایتیں بیان کرتا ہے۔''

(سؤالات البرذعي : ٣٧٣/٢)

امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يَضَعُ الْحَدِيْثَ، كَذَّابٌ مَّتْرُوْكٌ .

''حدیث گھڑنے والا، جھوٹا اور متروک ہے۔''

(الضّعفاء والمتروكون، الرقم : ٨٥)

حافظ خلیلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

شَيْخٌ ضَعِيْفٌ لَّيْسَ بِالْمَشْهُوْرِ .

''شیخ ضعیف اور غیر مشہور ہے۔''

(الإرشاد : ٣٩٠/١)

حافظ سیوطی رحمہ اللہ نے ''کذاب'' کہا ہے۔

(ذيل الآلي المصنوعة، ص١١٣)

اس میں ایک اور وجہ ضعف بھی ہے۔

دلیل نمبر:٦

سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَيْلَةُ الْفِطْرِ لَيْلَةُ رَحْمَةٍ يُّعْتِقُ اللّٰهُ فِيْهَا الرِّقَابَ فَمَنْ سَجَدَ فِي تِلْكَ اللَّيلَةِ سَجْدَتَيْنِ كَتَبَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهٗ مِنَ الثَّوابِ كَمَنْ صَامَ رَمَضَانَ مِنْ صَغِيْرٍ أَوْ كَبِيْرٍ أَوْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثٰى وَيُعْطِيْهُ اللّٰهُ الثَّوَابَ مَنْ صَلّٰى يَوْمَ الْفِطْرِ فِي الْجَمَاعَةِ مِنَ الْمَشْرِقِ مِنَ الْمَغْرِبِ .

''عید الفطر کی رات شبِ رحمت ہے، اللہ تعالیٰ اس رات لوگوں کو جہنم سے آزاد کرتا ہے، جو اس رات دو رکعتیں پڑھتا ہے، اسے چھوٹے، بڑے، مرد یا عورت (تمام انسانوں) کے رمضان المبارک کے رکھے ہوئے روزوں کی مثل ثواب ملے گا، جو عید الفطر کی نماز با جماعت ادا کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے مشرق و مغرب کے برابر ثواب دے گا۔''

(ذيل الآلي المصنوعة للسّيوطي، ص١١٣)

تبصرہ:

جھوٹی سند ہے۔

① محمد بن علی ربیع کے حالات زندگی نہیں مل سکے۔

② عطاء بن محمد کا تعین نہیں ہو سکا۔

ابن عراق رحمہ اللہ کہتے ہیں:

فِيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَطَاءٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ الرَّبِيْعُ لَمْ أَعْرِفْهُمَا .

''اس کی سند میں محمد بن عطاء اور محمد بن علی ربیع دونوں کو میں نہیں جانتا۔''

(تنزيه الشّريعة : ١٢٧/٢)

دلیل نمبر:⑦

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

وَالَّذِى بَعَثَنِي بِالْحَقِّ إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلامُ أَخْبَرَنِي عَنْ إِسْرَافِيلَ عَنْ رَبِّهٖ عَزَّوَجَلَّ أَنَّهٗ مَنْ صَلّٰى لَيْلَةَ الْفِطْرِ مِائَةَ رَكْعَةٍ، يَّقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَة الْحَمْدَ مَرَّةً وَّقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ وَّيَقُولُ فِي رُكُوعِهٖ وَسُجُودِهٖ عَشْرَ مَرَّاتٍ : سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ فَإِذَا فَرَغَ مِنْ صَلاتِهِ اسْتَغْفَرَ مِائَةَ مَرَّةٍ ثُمَّ يَسْجُدُ ثُمَّ يَقُولُ : يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ يَا ذَا الْجَلالِ وَالْإِكْرَامِ يَا رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَرَحِيمَهُمَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ يَا إِلٰهَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَتَقَبَّلْ صَوْمِي وَصَلَاتِي، وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ إِنَّهٗ لَا يَرْفَعُ رَأْسَهٗ مِنَ السُّجُودِ حَتّٰى يَغْفِرَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهٗ وَيَتَقَبَّلَ مِنْهُ

شَهْرَ رَمَضَانَ وَيَتَجَاوَزَ عَنْ ذُنُوبِهِ وَإِنْ كَانَ قَدْ أَذْنَبَ سَبْعِينَ ذَنْبًا كُلُّ ذَنْبٍ أَعْظَمُ مِنْ جَمِيعِ النَّارِ.

''اس ذات کی قسم، جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث کیا! مجھے جبرائیل نے اسرافیل کے واسطے سے بیان کیا کہ اللہ رب العزت نے فرمایا: جو عید الفطر کی رات سو رکعت نماز ادا کرتا ہے، ہر رکعت میں ایک مرتبہ سورت فاتحہ اور دس بار سورت اخلاص پڑھتا ہے، رکوع اور سجود میں دس بار سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر پڑھتا ہے، نماز سے فارغ ہونے کے بعد سو مرتبہ استغفر اللہ پڑھتا ہے، پھر سجدہ کرتا ہے اور اس میں یہ دعا پڑھتا ہے: اے زندہ اور قائم! بزرگی اور عزت والے! دنیا و آخرت میں رحم کرنے والے! سب سے زیادہ رحیم! اگلوں اور پچھلوں کے معبود! میرے گناہوں کو بخش دے، میرے روزے اور نماز قبول فرما۔ اس ذات کی قسم، جس نے مجھے حق دے کر بھیجا ہے! سجدے سے سر اُٹھانے سے پہلے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرما دیتا ہے، رمضان المبارک کے روزوں کو شرف قبولیت سے نوازتا ہے، اس کے گناہوں سے درگزر کرتا ہے، اگرچہ اس کے ستر گناہ ہوں اور ہر گناہ جہنم کی پوری آگ سے زیادہ بڑا ہو۔''

(الموضوعات لابن الجوزي: ٢/٤٤٥۔٤٤٦، ح: ١٠١٥)

تبصرہ:

جھوٹی روایت ہے۔

① ابو زکریا یحییٰ بن القاسم کے حالات زندگی نہیں مل سکے۔

② محمد بن ابی صالح کے بھی حالات زندگی نہیں مل سکے۔

③ ابو طیبہ عیسیٰ بن سلیمان بن دینار جرجانی کو امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ نے ''ضعیف'' کہا ہے۔

(الكامل في ضعفاء الرّجال لابن عدي: ٢٥٦/٥)

امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَهٰذِهِ الْأَحَادِيْثُ لِكُرْزِ بْنِ وَبْرَةَ يَرْوِيَهَا عَنْهُ أَبُوْ طَيِّبَةَ وَهِيَ كُلُّهَا غَيْرُ مَحْفُوْظَةٍ .

''یہ احادیث ابو طیبہ کے حوالے سے کرز بن وبرہ سے مروی ہیں اور سب غیر محفوظ ہیں۔''

(الكامل في ضعفاء الرّجال: ٢٥٨/٥)

حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَشُكُّ فِي وَضْعِهٖ، وَفِيْهِ جَمَاعَةٌ لَّا يُعْرَفُونَ أَصْلًا .

''بلا شبہ یہ حدیث من گھڑت ہے، اس میں لا پتہ راویوں کی ایک جماعت ہے۔''

(الموضوعات: ٤٤٧/٢)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

رَوَاهُ أَبُو الْفَتْحِ الْقَوَّاسُ، ثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ الصَّبَاحُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ قَاسِمُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ (سَعْدِ بْنِ

سَعْدٍ)، فَلَا أَدْرِي مَنْ وَضَعَهٗ مِنْهُم .

''اس روایت کو ابو الفتح قواس نے عمر بن محمد صباح سے، اس نے یحییٰ بن قاسم سے، اس نے محمد بن ابی صالح سے اور اس نے سعد بن سعد سے بیان کیا ہے، کوئی پتہ نہیں ان میں سے کس نے یہ روایت گھڑی ہے۔''

(تلخیص الموضوعات، الرقم : ٤٣٩)

دلیل نمبر:⑧

سیدنا ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ صَلَّى لَيْلَةَ النَّحْرِ رَكْعَتَيْنِ يَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَة بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً وَّقل هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً وَّقل أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً وَّقل أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً، فَإِذَا سَلَّمَ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَّيَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً، جَعَلَ اللّٰهُ اسْمَهٗ فِي أَصْحَابِ الْجَنَّةِ وَغَفَرَ لَهٗ ذُنُوبَ السِّرِّ وَذُنُوبَ الْعَلَانِيَةِ وَكَتَبَ لَهٗ بِكُلِّ آيَةٍ قَرَأَهَا حَجَّةً وَّعُمْرَةً، وَّكَأَنَّمَا أَعْتَقَ سِتِّينَ رَقَبَةً مِّنْ وُّلْدِ إِسْمَاعِيلَ، فَإِنْ مَّاتَ فِيمَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰى مَاتَ شَهِيدًا .

''جو عید قربان کی رات دو رکعت ادا کرتا ہے، ہر رکعت میں سورت فاتحہ، سورت اخلاص، سورت فلق اور سورت ناس سب سورتیں پندرہ پندرہ مرتبہ پڑھتا ہے،

جب سلام پھیر کر تین مرتبہ آیۃ الکرسی اور پندرہ بار استغفر اللہ پڑھتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کا نام جنتیوں میں شامل کر دیتے ہیں، اس کے پوشیدہ اور ظاہری گناہ معاف فرما دیتے ہیں، اس کے لیے ہر آیت کے بدلے حج وعمرہ کا ثواب لکھ دیتے ہیں، وہ اس شخص کی مانند ہے، جس نے اولاد اسماعیل کے ساٹھ غلام آزاد کیے، اگر اس جمعہ سے دوسرے جمعہ کے درمیان فوت ہو گیا تو وہ شہادت کی موت مرا۔''

(الموضوعات لابن الجوزي : ٢/٤٥٠ـ٤٥١، ح : ١٠١٩، مثير العزم السّاكن لابن الجوزي : ١/٢٧٥ـ٢٧٦، ح : ١٦٠)

تبصرہ:

جھوٹی روایت ہے۔

① احمد بن محمد بن غالب باہلی بصری المعروف غلام خلیل وضاع (جھوٹی حدیثیں گھڑنے والا) اور دجّال (بڑے درجے کا جھوٹا) تھا۔

② ولید بن مسلم تدلیس تسویہ کرتے ہیں۔

حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا حَدِيْثٌ لَّا يَصِحُّ .

''یہ حدیث ثابت نہیں۔''

(الموضوعات : ٢/٤٥١)

تنبیہ:

خالد بن معدان رحمہ اللہ کہتے ہیں:

خَمْسُ لَيَالٍ فِي السَّنَةِ مَنْ وَاظَبَ عَلَيْهِنَّ رَجَاءَ ثَوَابِهِنَّ وَتِصْدِيْقاً بِوَعْدِهِنَّ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ، أَوَّلِ لَيْلَةٍ مِّنْ رَّجَبٍ يَّقُوْمُ لَيْلَهَا وَيَصُوْمُ نَهَارَهَا وَلَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ يَقُوْمُ لَيْلَهَا وَيَصُوْمُ نَهَارَهَا وَلَيْلَةِ الْفِطْرِ يَقُوْمُ لَيْلَهَا وَيُصُوْمُ نَهَارَهَا وَلَيَلَةِ الْأَضْحٰى يَقُوْمُ لَيَلَهَا وَيَصُوْمُ نَهَارَهَا وَلَيْلَةِ عَاشُوْرَاءَ يَقُوْمُ لَيْلَهَا وَيَصُوْمُ نَهَارَهَا .

''سال میں پانچ راتیں ایسی ہیں کہ جو ان میں ثواب کی نیت اور ان میں کیے گئے وعدے کو سچا جان کر نماز پڑھتا ہے، اللہ اسے جنت میں داخل کرے گا۔ ① رجب کی پہلی رات ہے، جو اس رات کو قیام اور دن کو روزہ رکھتا ہے۔ ② پندرہ شعبان کی رات، جو اس رات کو قیام اور دن کو روزہ رکھتا ہے۔ ③ لیلۃ الفطر کی رات، جو اس میں قیام اور دن کو روزہ رکھتا ہے۔ ④ عید الاضحیٰ کی رات، جو اس میں قیام اور دن کو روزہ رکھتا ہے اور ⑤ عاشورا کی رات جو اس میں قیام اور دن کو روزہ رکھتا ہے۔''

(فضائل شهر رجب للحسن بن محمد الخلّال، ص۷۵، الرقم : ۱۷)

تبصرہ:

جھوٹا قول ہے۔

① سلمہ بن موسیٰ الفارسی کی توثیق نہیں مل سکی۔

② ابو موسیٰ ہلالی کو امام ابو حاتم رازی رحمہ اللہ نے ''مجہول'' کہا ہے۔

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : ٤٣٨/٩)

لہٰذا یہ قول نا قابلِ حجت اور نا قابل استدلال ہے۔

حافظ ابن رجب رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَقَدْ وَرَدَ فِي خُصُوْصِ إِحْيَاءِ لَيْلَتَي الْعِيْدَيْنِ أَحَادِيْثُ لَا تَصِحُّ .

''عیدین کی راتوں میں بہ طور خاص عبادت کے بارے میں منقول روایات ثابت نہیں۔''

(لطائف المعارف، ص٤٦٢)

فائدہ نمبر:①

عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی راتوں کی فضیلت کے بارے میں دو جھوٹی روایتیں آتی ہیں۔سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يَفْتَحُ اللّٰهُ الْخَيْرَ فِي أَرْبَعِ لَيَالٍ سَحًّا : الْأَضْحٰى، وَالْفِطْرِ، وَلَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ، وَلَيْلَةِ عَرَفَةَ إِلَى الْأَذَانِ .

''عید الاضحیٰ، عید الفطر، پندرہ شعبان اور عرفہ کی راتوں میں اللہ تعالیٰ اذانِ فجر تک رحمت کے دروازے کھلے رکھتا ہے۔''

(لسان الميزان لابن حجر : ٥٨٢/١، مثير العزم السّاكن لابن الجوزي : ٢٤٢/١، ح : ١١٩)

امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَلَا يَصِحُّ وَمَنْ دُوْنَ مَالِكٍ ضُعَفَاءُ .

''یہ روایت ثابت نہیں، امام مالک رحمہ اللہ سے نیچے تمام راوی ضعیف ہیں۔''

(لسان الميزان لابن حجر : ٥٨٢/١)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے اسے ''باطل'' قرار دیا ہے۔

(ميزان الاعتدال : ١٥٤/٢)

فائدہ نمبر:②

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَيْلَةُ جَمْعٍ تَعْدِلُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ .

''عیدالاضحیٰ کی رات لیلۃ القدر کے برابر ہے۔''

(مثير العزم السّاكن لابن الجوزي : ٢٧٣/١ـ٢٧٤، ح : ١٥٤)

تبصرہ:

جھوٹی روایت ہے۔عثمان بن ہارون اور ابوعمرو القناد دونوں کے حالات زندگی نہیں مل سکے۔

فائدہ نمبر:③

سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ صَلّٰى يَوْمَ الْفِطْرِ بَعْدَ مَا يُصَلِّي عِيدَهٗ أَرْبَعَ رَكْعَاتٍ، يَّقْرَأُ فِي أَوَّلِ رَكْعَةٍ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى وَفِي الثَّانِيَة بِالشَّمْسِ وَضُحَاهَا، وَفِي الثَّالِثَة وَالضُّحٰى، وَفِي الرَّابِعَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ، فَكَأَنَّمَا قَرَأَ كُلَّ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَى أَنْبِيَائِهٖ، وَكَأَنَّمَا أَشْبَعَ جَمِيعَ الْيَتَامٰى وَدَهَنَهُمْ وَنَظَّفَهُمْ،

وَكَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ مَا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَيُغْفَرُ لَهُ ذُنُوبُ خَمْسِينَ سَنَةً .

''جوعیدالفطر کے دن نماز عید کے بعد چار رکعت ادا کرتا ہے، پہلی رکعت میں سورت فاتحہ اور سورت اعلیٰ، دوسری میں سورت شمس، تیسری میں سورت ضحیٰ اور چوتھی میں سورت اخلاص تلاوت کرتا ہے، گویا اس نے اللہ تعالیٰ کی اپنے انبیائے کرام پر نازل کردہ تمام کتابیں پڑھ دی ہیں اور گویا کہ اس نے تمام یتیم بچوں کو پیٹ بھر کر کھانا کھلایا، انہیں تیل لگایا اور پاک صاف کیا، نیز اسے ہر اس چیز کے برابر اجر ملے گا، جس پر سورج طلوع ہوتا ہے اور اس کے پچاس سال کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔''

(الموضوعات لابن الجوزي : 447/2)

حافظ ابن الجوزی کہتے ہیں:

مَوْضُوْعٌ.فِيهِ مَجَاهِيلُ .

''من گھڑت ہے، اس میں مجہول راویوں نے ڈیرے ڈال رکھے ہیں۔''

(أيضًا)

تفصیل آگے آرہی ہے۔

اللآلي المصنوعة للسّيوطي (٦١/٢) میں اس کی متابعت سلمہ بن شبیب نے کر رکھی ہے۔لیکن یہ سند بھی جھوٹی ہے۔اس میں عبداللہ بن محمد بن شیبہ اور اس کے استاذ الفضل بن محمد جندی کے حالات زندگی نہیں مل سکے۔

علامہ ابن عراق رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

سَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ مِنْ رِّجَالِ مُسْلِمٍ وَالْأَرْبَعَةِ لٰكِنَّ الرَّاوِيَ عَنْهُ الْفَضْلَ بْنَ مُحَمَّدِ الْجُنْدِيَّ لَمْ أَعْرِفْهُ فَلَعَلَّهُ سَرَقَهُ، وَرَكَّبَهُ عَلٰى هٰذَا الْإِسْنَادِ فَلْيُحْزَرْ حَالُهُ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ .

''سلمہ بن شبیب صحیح مسلم اور سنن اَربعہ کا راوی ہے، لیکن اس کا شاگرد فضل بن محمد جندی مجہول ہے، شاید اسی نے یہ روایت چرا کر اس سند سے جوڑ دی ہے، اس سے اس کی حالت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔''

(تنزيه الشّريعة : ٩٥/٢)

علامہ معلّمی یمانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَمْ يَتَبَيَّنْ لِي أَمْرُهَا، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ حَالٍ مُنْكَرٌ سَنَدًا وَمَتْنًا .

''مجھ پر اس کا معاملہ واضح نہیں ہوسکا، بہر حال یہ روایت سند اور متن کے لحاظ سے منکر ہے۔''

(حاشية الفوائد، ص٦٤)

الحاصل:

عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی راتوں کی فضیلت کے بارے میں کچھ بھی ثابت نہیں اور فضیلت صرف اس کو قرار دیا جا سکتا ہے، جو قرآن وحدیث سے ثابت ہو، اسی طرح ان کی راتوں کو عبادت کرنا ثابت نہیں۔ اللہ ہم کو صحیح روایات پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔